جلد ۲۱	مطابق ۲۹ اگست سنہ ۱۹۳۳ء	یوم سہ شنبہ	۶ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۲ھ	نمبر ۲۶

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۳ اگست کی ڈاکٹری اطلاع جو ۲۵ کو موصول ہوئی یہ ظاہر ہے کہ حضور کی طبیعت کھانسی اور پیچش کے باعث ابھی ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر افراد اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں:۔

چند روز سے قریباً روزانہ تھوڑی بہت بارش ہو رہی ہے جس سے موسم بہت خوشگوار ہے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ کے واعظ کیسے ہونے چاہئیں

"یہ امر بہت ضروری ہے۔ کہ ہماری جماعت کے واعظ طیار ہوں لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو۔ تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں۔ جو پہلے اپنی اصلاح کریں۔ اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں۔ تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں۔ مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے۔ بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں۔ کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے۔ وہ اس کی عملی حالت ہے۔ دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو۔ اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں۔ کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں۔ اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا۔ تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو۔ کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں۔ اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولت مند کا تموّل یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

فیروزپور میں ایک مخلص احمدی کا تبادلہ

چودھری عبدالحی خاں صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جو جالندھر میں تھے۔ وہاں سے تبدیل ہو کر فیروزپور تشریف لائے ہیں۔ چودھری صاحب بفضل خدا سلسلہ کے نہایت سرگرم اور مخلص فرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ یہ تبادلہ جہاں چودھری صاحب کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ وہاں آپ کا وجود جماعت فیروزپور کے لئے بھی بابرکت ثابت کرے۔ خاکسار محمد علی ؛

درخواست ہائے دعا

۱۔ شیخ عبدالمنان صاحب بن شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم مالک انگلش ویر ہوس لاہور احباب جماعت و بزرگان ملت سے اپنی مالی مشکلات کے حل کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

۲۔ جناب مرزا احمد بیگ صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس گجرات کے لئے اگلے گریڈ کا سوال ان کے محکمہ میں چل رہا ہے۔ بعض مشکلات بھی حائل ہیں۔ اس لئے احمدی بھائیوں سے التماس ہے۔ کہ دردمندانہ دل سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبداللہ

۳۔ عزیز محمد حمید بیمار ہے۔ اس کی بحالئے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد بشیر آزاد۔ از انبالہ ؛

۴۔ خاکسار کے والد صاحب جلد کی پھنسیوں اور بخار میں مبتلا ہیں۔ آپ نہایت پرانے اور مخلص احمدی ہیں۔ احباب جماعت سے ملتجی ہوں۔ کہ ان کی تندرستی۔ نیز مالی حالت کی اصلاح کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نصراللہ خاں سکرٹری انجمن احمدیہ تولیکی۔ ضلع گوجرانوالہ ؛

۵۔ خاکسار کا اکلوتا بیٹا بیمار ہے۔ اس کی شفا کے لئے دعا فرمائیں۔ ایک احمدی از گھٹیالیاں ؛

۶۔ مجھ پر ایک مقدمہ بن گیا ہے۔ دعا فرمائی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ نجات بخشے۔ خاکسار جمعدار فتح دین مغلپورہ۔ لاہور ؛

۷۔ بندہ کا لڑکا بعارضہ بخار موتی جھرہ بیمار ہے۔ جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ براہ مہربانی خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔ خاکسار غلام محمد از بھیرہ ؛

ولادت

۱۔ عزیزہ سعیدہ بیگم معلمہ گرل سکول تاندلیانوالہ۔ ضلع لائل پور (اہلیہ شیخ محمد علی صاحب احمدی کمالوی) کے ہاں ۳ اگست ۱۹۳۳ء لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حمیدہ نام رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ بچی کے صاحب اقبال اور صالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد دین ملتانی۔ کارکن نظارت امور عامہ۔ قادیان ؛

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک ظفر الحق کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے عزیزم مذکور نے اس لڑکے کو دین کے لئے وقف بھی کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک۔ بلند اقبال اور خادم دین بنائے۔ خاکسار محمد مظفر عباسی۔ پشاور۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے جناب میاں محمد اللہ بخش صاحب ضیاء کو فرزند عطا کیا ہے جس کا نام امجد ضیاء رکھا گیا ہے۔ احباب سے مولود کی درازی عمر و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ احقر احمد گل از پشاور

۴۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے ہاں ۱۹ اگست کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب عزیز کی درازی عمر اور سعادت دارین کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل احمد۔ از ساہووال ؛

اندرون ہند میں اجازت بیعت کے متعلق اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور کی طرف سے تمام ہندوستان میں کسی صاحب کو بھی بیعت لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کسی جماعت کی طرف سے اس کے خلاف کوئی شکایت پہنچی۔ تو اس پر بازپرس کی جائے گی ؛

خاکسار یوسف علی۔ پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

دعائے مغفرت

۱۔ میرے والد ماجد ملک فیروز الدین صاحب احمدی۔ ساکن کنجاہ ضلع گجرات ۱۲ اگست کو انتقال کر گئے ہیں۔ احباب سے التجا ہے۔ کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے ؛ خاکسار ملک بشیر علی۔ کنجاہ ضلع گجرات

۲۔ میرے بھائی محمد یعقوب کی لڑکی خورشید بیگم بعمر گیارہ سال جو اکلوتی لڑکی تھی۔ ۲۱ اگست ۱۹۳۳ء سورج گرہن کے موقعہ پر ہندو لڑکیوں کے ساتھ نہر پر نہانے چلی گئی۔ جہاں ڈوب گئی۔ کئی گھنٹے بعد میرے بھائی کو معلوم ہوا۔ تو تلاش کی گئی۔ لیکن نعش کا پتہ نہ چلا۔ آخر ۲۴ اگست کو لاش مل گئی۔ جو ایک پل کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد یوسف سکرٹری انجمن احمدیہ بھٹنڈا۔

دعائے نعم البدل

جناب بابو عبدالغنی صاحب انبالہ شہر کا لڑکا عبدالباری بعمر ۴ سال ۲۳ اگست کو فوت ہو گیا۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ خاکسار محمد بشیر انبالہ ؛

تلاش عزیز

میرا لڑکا عبدالمالک جو لیکچر کے ذریعہ ادویات فروخت کرتا ہے۔ اس کا آخری خط شاہ جہانپور سے آیا تھا۔ اس کے بعد دو ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ کوئی خط نہیں آیا۔ اس لئے ازحد تشویش ہے۔ جس صاحب کو اس کا کوئی پتہ ہو۔ وہ مہربانہ منشی احمد دین خاں سوپ ایجنٹ فضل منزل قادیان ضلع گورداسپور اطلاع دے کر اجر عظیم کے مستحق ہوں۔ خاکسار احمد دین خاں از لوپچھ

شملہ میں ایک عظیم الشان مناظرہ

شملہ میں عنقریب ایک عظیم الشان مناظرہ ہونے والا ہے اور یہ شملہ کی تاریخ میں پہلا مناظرہ ہے۔ ہر چھوٹا بڑا نہایت دلچسپی سے مناظرہ کے دن کا انتظار کر رہا ہے مباحث مندرجہ ذیل ہونگے :-

حیات و وفات مسیح۔ ختم نبوت۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام

احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں مولا کریم حق کو کھلا علیہ عطا فرمائے۔ اور سعید روحوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہچاننے اور حضور پر ایمان لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ نیز ۳۔ ۴۔ اور ۵۔ ستمبر کو جماعت احمدیہ شملہ کا سالانہ جلسہ رائل ہوٹل ہال میں منعقد ہو گا۔ احباب جلسہ کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (نامہ نگار)

کلیسائے حافظ آباد و جماعت احمدیہ کے درمیان شرائط مناظرہ

۱۔ مضمون مناظرہ اول خداوند یسوع مسیح کی صلیبی موت" یعنی آیا خداوند یسوع مسیح صلیب پر مر گئے۔ یا نہیں ؛ ۲۔ مسیحیت حضرت مرزا صاحب قادیانی یعنی آیا حضرت مرزا صاحب وہی مسیح موعود ہیں۔ جن کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ۳۔ استدلال ہر دو مناظرین کا صرف از روئے قرآن کریم و بائیبل مقدس ہو گا۔ ۴۔ مدعی مسئلہ اول یعنی یسوع مسیح کی صلیبی موت کے عیسائی صاحبان ہونگے اور مدعی مسئلہ ثانی یعنی مسیحیت حضرت مرزا صاحب کی مدعی جماعت احمدیہ ہو گی ۵۔ مناظرہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء بروز بدھ بوقت نو بجے صبح ہو گا۔ پہلا مناظرہ ۹ تا ۱۲ بجے تک اور دوسرا ۲ تا ۵ بجے شام۔ ۶۔ مناظرہ کے وقت کی تقسیم ہر دو مناظرین خود کریں گے۔ ۷۔ ہر ایک فریق کا الگ الگ پریذیڈنٹ ہو گا۔ وہ اپنے اپنے فریق کے حفظ امن کا ذمہ دار ہو گا۔ ۸۔ میدان مناظرہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ جمادی الاوّل ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

اخراجات جلسہ سالانہ کے متعلق تحریک

ثوابِ عظیم حاصل کرنے کا موقع

نظارت بیت المال کی تحریک

گزشتہ سے پیوستہ پرچہ میں نظارت بیت المال کی طرف سے اخراجات جلسہ سالانہ کے متعلق ایک مفصل تحریک بطور ضمیمہ شائع ہو چکی ہے جس میں جلسہ کی اہمیت۔ اور اس کے برکات کا ذکر کرتے ہوئے ضروری اخراجات فراہم کرنے کی درخواست احمدی جماعتوں سے کی گئی ہے:۔

باموقع تحریک

اب کے یہ تحریک نہایت باموقع اور عین اس وقت ہوئی ہے۔ جبکہ جلسہ کے انتظامات شروع ہو رہے ہیں۔ اور ان کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ سلسلہ کے عام اخراجات کے متعلق بھی مالی مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے جب تک سالانہ جلسہ کے لئے احباب جماعت خاص توجہ نہ فرمائیں گے۔ اور جس قدر اخراجات کا اندازہ پیش کیا گیا ہے۔ اسے جلد سے جلد مہیا نہ کر دیں گے۔ اس وقت تک انتظامات عمدگی کے ساتھ سرانجام نہیں پا سکیں گے:۔

مُبارک تقریب

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ وُہ مبارک تقریب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے حکم سے قائم کی۔ اور جو اپنے ساتھ بہت بڑی برکات رکھتی ہے لیکن جس طرح ہر وُہ چیز جو برکات کا موجب ہوتی ہے۔ اُن لوگوں سے جو ان برکات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ قربانی کا مطالبہ کرتی ہے۔ اسی طرح اس تقریب کی برکات حاصل کرنے کے لئے بھی مال اور اوقات کی قربانی کرنے کی ضرورت ہے:۔

مالی قربانی کا مطالبہ

اوقات کی قربانی کا مطالبہ تو ہم اس وقت جماعت کے سامنے پیش کریں گے۔ جب وُہ مبارک ایام قریب آ جائیں گے۔ جن میں جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ اس وقت ہم مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ دراصل یہ مالی قربانی مفت میں ثوابِ عظیم حاصل کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جو انتظامات کئے جاتے ہیں۔ ان سے ہم خود ہی مستفیض ہوتے ہیں۔ یعنی ہمارے ہی کھانے۔ پینے اور رہائش وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے۔ یا پھر ان لوگوں پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے ہمارے مہمان ہوتے ہیں۔ اور مہمان کی خدمت گزاری ایسا فرض ہے۔ جس کی ادائیگی پر ہر ایک کو بہت بڑی مسرت ہونی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ عمدگی کے ساتھ ادا ہو:۔

مفت میں ثواب عظیم

پس جلسہ سالانہ کے اخراجات میں حسب توفیق حصہ لے کر دراصل ہم اس موقعہ کی برکات اور انوار سے مستفیض ہونے کیلئے اپنی اور اپنے مہمانوں کی خوراک و رہائش وغیرہ کے اخراجات مہیا کرنے کا فرض ادا کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کے لئے ہم کسی مزید اجر کے مستحق ٹھیرائے جائیں۔ لیکن چونکہ اس طرح ہم اس تقریب کو شاندار بنانے کا موجب بھی بنتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے حکم سے قائم کی۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ اور دُنیا کے لئے حق کو قبول کرنے کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ محض اپنے فضل سے ان اخراجات کو جو دراصل ہم اپنے ہی اُوپر کرتے ہیں۔ ہماری مالی قربانی قرار دے کر ہمیں ثوابِ عظیم عطا کرتا۔ اور ہمارا نام خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے:۔

ہر احمدی کا فرض

جب خدا تعالےٰ اس قدر ذرہ نوازی فرماتا ہے۔ تو ہم میں سے ہر ایک کی اول تو یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ خود بخود جلسہ سالانہ کے اخراجات میں حصہ لے۔ اور ایک دُوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ لیکن جب منتظمین کی طرف سے اخراجات فراہم کرنے کا مطالبہ ہو۔ تو پھر تو ایک لمحہ کے لئے بھی دیر نہیں ہونی چاہیئے اور مقررہ وقت کے اندر اندر مطلوبہ رقم بھیج دینی چاہیئے:۔

اندازہ اخراجات

اس دفعہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کا اندازہ پچیس ۲۵ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے۔ اور یہ ایسا اندازہ ہے۔ کہ اس سے کم ممکن نہیں۔ گزشتہ سال بائیس ۲۲ ہزار روپیہ خرچ ہوا تھا۔ اور ہر سال جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں خدا کے فضل سے جو اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے اخراجات میں تین ۳ ہزار کا اضافہ بالکل معمولی بات ہے پس پچیس ۲۵ ہزار کی رقم ایسا اندازہ ہے۔ جو اخراجات کے لئے لابدی ہے۔ اور جس میں کمی کی قطعاً گنجائش نہیں ہے:۔

اخراجاتِ جلسہ مہیا کرنے کا طریق

یہ اخراجات مہیا کرنے کا طریق یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ پندرہ سے بیس ۲۰ فیصدی تک ماہوار آمد میں سے اس کے لئے ادا کیا جائے۔ یعنی سَو روپیہ ماہوار آمدنی میں سے بیس ۲۰ یا کم از کم پندرہ روپے چندہ جلسہ سالانہ میں دیئے جائیں۔ اگرچہ احباب جماعت کی سہولت کے خیال سے پندرہ فیصدی کی شرح بھی رکھی گئی ہے۔ اور یہ ان کی طرف سے احسان ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جماعت کو چاہیئے کہ وُہ منتظمین کی سہولت کو پیش نظر رکھے۔ اور احسان کا بدلہ اس طرح ادا کرے۔ کہ سوائے کسی خاص مجبُوری کے بیس ۲۰ فیصدی چندہ ہی ادا کیا جائے۔ کیونکہ پچیس ہزار کی رقم اسی طرح پوری ہوسکیگی۔ ورنہ اس میں کمی رہ گئی۔ تو منتظمین کو مشکلات میں ڈال دے گی۔ اور یہ ان کی طرف سے پیدا کردہ سہُولت کا نہایت افسوسناک بدلہ ہوگا۔ پس جہاں انہوں نے یہ خیال کرتے ہُوئے بھی کہ مطلوبہ رقم پُوری نہ ہو سکے گی۔ جماعت کی سہولت کو مدنظر رکھا۔ وہاں جماعت کو ان کی مشکلات کا خیال کرتے ہُوئے ان کے لئے سہُولت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور بالعموم بیس ۲۰ فیصدی ہی چندہ ادا کرنا چاہیئے:۔

بیت المال کی طرف سے اطلاع

اس چندہ کی وصُولی کے لئے نظارت بیت المال نے ان جماعتوں کو جن کی تشخیص آمد کا فارم مکمل ہو کر آ چکا ہے۔ اس آمد کے لحاظ سے رقم مقرر کر کے اطلاع دے دی ہے۔ لیکن چونکہ ان جماعتوں اور تمام ان افراد کو جو کسی جماعت میں منسلک نہیں۔ اور جن کی آمد کی تشخیص سے نظارت بیت المال آگاہ نہیں۔ اس قسم کی اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے ان کا فرض ہے۔ کہ بطور خود

اپنی آمد کا مطلوبہ حصہ جلد سے جلد ارسال کر دیں ؛

مزید سہولت

اگرچہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اخراجات جلسہ جلد سے جلد مہیا ہو جائیں۔ تاکہ ضروری اجناس جن کے روز بروز گراں ہونے کا خدشہ ہے۔ خرید لی جائیں۔ اور دُوسرے انتظامات بھی بسہولت سرانجام پاسکیں۔ لیکن پھر بھی جماعت کی سہولت کے لئے یہ اجازت دی گئی ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ دو۔ یا تین اقساط میں ادا کر دیا جائے۔ یعنی پہلی قسط ماہ اگست کی آمد سے ستمبر میں بھیج دینی چاہیئے۔ اور بقیہ اقساط نومبر تک ادا ہو جانی چاہئیں۔ اس طرح امید ہے۔ احباب کو کوئی زیادہ بار معلوم نہ ہوگا۔ اور وُہ بسہولت عظیم الشان ثواب حاصل کر سکیں گے ؛

اجناس بطور تحفہ بھیجی جائیں

چونکہ اجناس کے مرکز میں پہنچانے پر جو اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ ان کی وجہ سے وُہ خود خریدنے سے مہنگی پڑتی ہیں۔ اس لئے اب کے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو دوست نقدی کی بجائے اجناس چندہ میں دیتے ہیں۔ وُہ خود ہی اجناس فروخت کرکے قیمت ارسال کر دیں۔ پس وُہ زمیندار جماعتیں جو گھی وغیرہ بھیجا کرتی ہیں۔ انہیں ان چیزوں کی قیمت ارسال کرنی چاہیئے۔ البتہ جو دوست اپنی پیداوار میں برکت حاصل ہونے کے خیال سے یہ خواہش رکھتے ہوں۔ کہ ان کی اصل اجناس خدا تعالے کی خاطر جمع ہونے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کے مہمانوں کے استعمال میں آئیں۔ وُہ بطور تحفہ جو چیز پسند کریں جلسہ کے موقعہ پر اپنے ساتھ لے آئیں۔ ان کے منشا کے مطابق وُہ چیز بھی استعمال کر لی جائے گی۔ لیکن وُہ مقررہ چندہ سے علٰحدہ ہونی چاہیئے۔ اور اسے بطور تحفہ پیش کرنا چاہیئے ؛

کم از کم ۲۵ ہزار جمع کیا جائے

غرض اخراجات جلسہ سالانہ مہیا کرنے میں احباب کو نہایت سرگرمی سے کام لینا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۲۵ ہزار جو اخراجات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس سے زیادہ ہی رقم جمع ہو جائے کم تو کسی صورت میں نہ ہونی چاہیئے۔ اگر ہر جماعت کے کارکن اصحاب سرگرمی سے کام شروع کر دیں۔ اور اپنی جماعتوں سے باقاعدہ چندہ وصول کریں۔ تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ پچیس ہزار روپیہ کی رقم جمع نہ ہو جائے ؛

خواتین کا چندہ

چونکہ جلسہ سالانہ کے مواقع پر خواتین بھی کثیر تعداد میں آتی ہیں۔ اور ان کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں بھی تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ کے اخراجات میں شمولیت اختیار کریں۔ اور سب احمدی خواتین کو اس ثواب کے حصول کی تحریک کی جائے ؛

گاندھی جی کی رہائی

گاندھی جی میں جہاں گزشتہ فاقہ کشی کو اکیس روز تک جاری رکھنے کے بعد بھی اتنی طاقت تھی۔ کہ سروجنی نیڈو کی لڑکی کے منہ پر طمانچہ مار سکیں۔ وہاں اب کے انہوں نے آٹھ نو دن کے اندر اندر ہی پران تیاگ دینے کے آثار ظاہر کرنے شروع کر دیئے۔ آپ کو متلی تو دُوسرے دن ہی شروع ہو گئی تھی۔ کمزوری بھی بڑھتی گئی۔ اور زندگی کے خطرہ میں پڑ جانے کا اظہار ہونے لگا۔ اس پر حکومت نے جو عام حالات میں گاندھی جی کو روزانہ دو سے زیادہ ملاقاتوں سے ملنے۔ اخبارات میں اشاعت کے لئے بیان دینے۔ اور چھوت چھات کے متعلق آزادانہ خط وکتابت کرنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہ تھی۔ اسے ایک سال کی قید پر خط تنسیخ کھینچ کر بالکل آزاد کر دیا۔ گویا ہر قسم کی پابندیاں اٹھا لینے کے ساتھ ہی وُہ قید بھی معاف کر دی۔ جو قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے انہیں دی گئی تھی ؛

اس سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت گاندھی جی کی فاقہ کشی کے سامنے جھک گئی۔ اور جو کچھ گاندھی جی چاہتے تھے۔ اس سے بھی بہت زیادہ دے کر اس نے پیچھا چھڑایا۔ لیکن حقیقت در اصل یہ نہیں۔ حکومت نے گاندھی جی کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا۔ اس پر وُہ آخر وقت تک قائم رہی۔ حتیٰ کہ جب گاندھی جی کو جیل سے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اس وقت بھی ان پر پہرہ باقاعدہ مقرر رہا۔ اور کسی کو جیل کے قواعد کے خلاف ان سے ملاقات کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اور جب یہ سمجھا گیا۔ اور گاندھی جی نے یہ سمجھانے میں جلدی کی۔ کہ ان کی زندگی خطرہ میں ہے۔ تو بھی حکومت نے ان کے مطالبات کو منظور نہیں کیا۔ بلکہ انہیں رہا کر دیا ؛

اس طرح رہائی حاصل کرنے کے بعد بھی اگر گاندھی جی نے وہی طریق عمل اختیار کیا۔ جس کی بنا پر انہیں پہلے گرفتار کرکے سزا دی گئی تھی۔ اور آزادی حاصل کرنے کے بعد اچھوت ادھار کے فرض کو جس پر وُہ اپنی زندگی کا مدار بتاتے ہیں۔ پہلے کی طرح ہی نظر انداز کر دیا تو حکومت بھی اُن سے وُہی سلوک کرنے میں حق بجانب ہوگی۔ جو پہلے کر چکی ہے۔ یعنی انہیں جیل میں پہنچا دے۔ اس وقت پھر وُہی صورت پیدا ہو جائے گی۔ جس کی وجہ سے گاندھی جی نے فاقہ کشی شروع کی تھی۔

اس طرح گویا حکومت نے اپنے فیصلہ کو قائم رکھا ہے۔ اور گاندھی جی کو اپنی حماقت میں جان دینے کا موقعہ دیئے بغیر قائم رکھا ہے۔ گاندھی جی اگر اپنے آپ کو مذاق کا مضمون نہیں بنانا چاہتے۔ اور فی الواقعہ اچھوتوں کے متعلق ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ اب جبکہ اس بارے میں کسی قسم کی پابندی ان پر عائد نہیں۔ وُہ ہمہ تن اس کام میں مصروف ہو جائیں۔ اور محض زبانی دعوے پیش کرنے کی بجائے کچھ کرکے دکھائیں۔ لیکن اگر اب بھی انہوں نے چلنے پھرنے کی طاقت آتے ہی سول نافرمانی کی لاش کو کندھے پر اٹھا کر کسی طرف کا رُخ کر لیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ حکومت پھر انہیں گرفتار کرے گی۔ اور پھر انہیں رعائتیں حاصل کرنے کے لئے درخواست کرنی پڑے گی۔ اس کھیل سے کیا فائدہ۔ جواب اتنا بھی اثر نہیں رکھتا۔ کہ عوام میں تھوڑا بہت ہیجان ہی پیدا کر دے۔ دوسرے تجارب کی طرح امید ہے گاندھی جی کو اب کی فاقہ کشی سے یہ بھی تجربہ ہو چکا ہوگا۔ کہ پبلک ان کے بارے میں بہت کم دلچسپی رکھتی ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں جبکہ وُہ "پران تیاگ برت" اختیار کئے ہُوئے تھے۔ اور ادھر حکومت بھی اعلان کر چکی تھی۔ کہ وُہ انہیں قید خانہ میں مزید رعائتیں دینے کے لئے تیار نہیں۔ اسے نہایت معمولی واقعہ سمجھا گیا۔ اور سوائے چند مقامات پر معمولی سے جلسے کرنے کے کسی نے کچھ نہ کیا ؛

جب حالات یہاں تک پہونچ چکے ہیں۔ تو گاندھی جی کو چاہیئے کہ بے فائدہ اور دُور از کار طریق عمل کے ذریعہ پبلک کو اپنے سے اور زیادہ متنفر کرنے کی بجائے کوئی ایسا کام کریں۔ جو کسی طبقہ کے لئے مفید ہو ؛

ہندوؤں کے بیواؤں پر مظالم

ہندوؤں میں بے چاری بیواؤں پر جس قسم کے ظلم وستم توڑے جاتے ہیں۔ ان کی دردناک داستانیں آئے دن سُننے میں آتی ہیں۔ اور ہر دردمند انسان کلیجہ پکڑ کر رہ جاتا ہے لیکن حال میں جس واقعہ کی اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ وُہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت ہی رُوح فرسا ہے۔ نظیر آباد (لکھنؤ) کی ۲۲ اگست کی خبر ہے کہ ایک گاؤں کے قریبی تالاب میں ایک ہندو عورت نے معہ تین لڑکیاں اور ایک اڑھائی سالہ لڑکے کے ڈوب کر جان دے دی۔ عورت مذکور ایک پٹواری کی بیوہ تھی۔ اور اپنے سُسرال میں رہتی تھی۔ لیکن سُسرال والوں کا طرز عمل اس کے ساتھ اس قدر ظالمانہ اور تشدد آمیز تھا۔ کہ وُہ بال بچے لے کر میکے چلے آنے پر مجبُور ہو گئی۔ لیکن یہاں بھی اس کے والدین نے اس کے بیوہ ہونے کی وجہ سے اس سے نہایت بُرا سلوک کیا۔ آخر اُس نے اپنے لئے کہیں ٹھکانا نہ پا کر بچوں سمیت ڈوب مرنے کی ٹھانی۔ لڑکیوں کو اس نے کمر سے باندھا۔ اور لڑکے کو گود میں لیکر رات کے وقت تالاب میں چھلانگ لگا دی۔ صبح کے وقت لوگوں نے ان لاشوں کو تالاب سے نکالا۔ عورت کی لاش کا جب پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ تو معلُوم ہُوا کہ حادثہ سے پہلے ان بیچاروں کو عرصہ سے کھانے کو کوئی غذا میسر نہیں آئی تھی ؛

یہ تو ایسا واقعہ ہے۔ جو کسی نہ کسی طرح اخبارات میں آگیا۔ بیواؤں کے متعلق ہندوؤں کے طریق عمل کی وجہ سے نہ معلوم کتنی بیواؤں کو روزانہ کیسے کیسے دردناک واقعات پیش آتے ہیں۔ جو گمنامی کے پردہ

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کے انذاری نشانات

۲

تبشیری اور انذاری پہلو

اللہ تعالیٰ کے انبیاء بشیر و نذیر ہوتے ہیں۔ وہ مومنین کے حق میں جہاں آیۂ رحمت بن کر نازل ہوتے ہیں۔ وہاں منکرین کے لئے صاعقۂ ذوالجلال کا بھی حکم رکھتے ہیں۔ دنیا کا ایک حصہ اگر ان کے آنے پر مختلف قسم کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے۔ تو دوسرا حصہ مختلف قسم کے عذابوں کا بھی مورد بنتا ہے۔

جب سے اللہ تعالیٰ نے ارسال رسل اور بعثت مرسلین کا سلسلہ جاری کیا۔ اسی وقت سے یہ سنت چلی آتی ہے۔ کہ تبشیری اور انذاری دونوں لحاظ سے انبیاء کی صداقت ظاہر کی جاتی ہے۔ تا اگر ایک طرف ماننے والے مزید اشتیاق سے ان کے بیان کردہ احکام پر عمل پیرا ہوں۔ تو دوسری طرف انکار کرنے والے اپنے برے انجام کو دیکھ کر اپنی بدعادات کو ترک کر کے خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بندے بنیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت

اسی سنتِ قدیمہ کے ماتحت موجودہ زمانہ میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تو آپ کی صداقت کے ثبوت میں بھی رحمت اور عذاب دونوں قسم کے نشانات ظاہر ہوئے۔ ماننے والوں نے خوشی اور مسرت سے اور اغیار نے حسرت و اندوہ سے حصہ لیا۔ اور اس کثرت اور تواتر کے ساتھ یہ نشانات رونما ہوئے۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ بیان کردہ معیار نبوت نہایت شان کے ساتھ پورا ہو گیا۔ کہ فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول یعنے کثرت سے غیب خدا کے رسولوں کے سوا اور کسی پر ظاہر نہیں کیا جاتا۔

ڈاکٹر ڈوئی کی عبرتناک موت

انذاری نشانات کے ذکر میں ایک مضمون اس سے قبل شائع کیا جا چکا ہے۔ صحبت امروزہ میں بعض اور نشانات پیش کئے جاتے ہیں۔ امریکہ میں ایک شخص ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی نامی تھا۔ جو اسلام کا شدید ترین مخالف۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہایت گندی اور فحش گالیاں دینے والا دشمن تھا۔ وہ توحید اسلامی کو قابل اعتراض قرار دیتا۔ اور یسوع مسیح کو خدا بناتا تھا۔ اسلام کو مٹا کر تثلیث کو تمام دنیا میں پھیلانے کا اسے اتنا جوش تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

"میں نے باوجود اس کے کہ صدہا کتابیں پادریوں کی دیکھیں۔ مگر ایسا جوش کسی میں نہ پایا" (تتمہ حقیقۃ الوحی)

دشمنی کی ایک مثال

اس کی اسلام دشمنی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ اس نے اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ مورخہ ۱۹ ؍ دسمبر ۱۹۰۳ء اور ۱۴ ؍ فروری ۱۹۰۷ء میں یہ الفاظ شائع کئے کہ "میں دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ دن جلد آئے۔ کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر دے"

یہ شخص یہ بھی کہا کرتا تھا۔ کہ اسے الہام کے ذریعہ بتایا گیا ہے۔ کہ یسوع مسیح ۲۵ برس تک آسمان سے اتر آئیں گے نیز وہ اپنے تئیں نبی اور رسول قرار دیتا۔ چنانچہ اس نے اپنے تذکرۃ الصدر اخبار کے ۱۲ ؍ دسمبر ۱۹۰۳ء کے پرچہ میں لکھا۔

"اگر میں سچا نبی نہیں ہوں۔ تو پھر روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔ جو خدا کا نبی ہو"

حضرت مسیح موعودؑ کا اعلانِ مباہلہ

یہ عقائد تھے۔ جن کے ماتحت اس کا وجود اسلام کے لئے ایک سخت خطرہ اور نقصان کا موجب تھا۔ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے مباہلہ کی دعوت دی۔ تاکہ فیصلہ ہو جائے۔ کہ اسلام کی بجائے جو مذہب وہ پیش کرتا ہے۔ وہ سچا ہے۔ یا اسلام۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں

"جب اس کی شوخی انتہا تک پہنچی۔ تو میں نے انگریزی میں ایک چٹھی اس کی طرف روانہ کی۔ اور مباہلہ کے لئے اس سے درخواست کی تا خدا تعالیٰ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے۔ یہ درخواست دو مرتبہ یعنی ۱۹۰۲ء اور پھر ۱۹۰۳ء میں اس کی طرف بھیجی گئی تھی۔ اور امریکہ کے چند نامی اخباروں میں بھی شائع کی گئی تھی۔ اس مضمون مباہلہ میں میں نے جھوٹے پر بددعا بھی کی تھی۔ اور خدا تعالیٰ سے یہ چاہا تھا۔ کہ خدا جھوٹے کا جھوٹ اپنے فیصلہ سے کھول دے"۔ اس مباہلہ کا خلاصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی الفاظ میں حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

مُباہلہ کا خلاصہ

"میرے مباہلہ کا خلاصہ مضمون یہ تھا۔ کہ اسلام سچا ہے اور عیسائی مذہب کا عقیدہ جھوٹا ہے۔ اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وہی مسیح ہوں۔ جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا۔ اور نبیوں کے نوشتوں میں اس کا وعدہ تھا۔ اور نیز میں نے اس میں لکھا تھا۔ کہ ڈاکٹر ڈوئی اپنے دعوئ رسول ہونے اور تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے۔ تو میری زندگی میں ہی بہت سی حسرت اور دکھ کے ساتھ مریگا اور اگر مباہلہ بھی نہ کرے۔ تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا"۔

ڈاکٹر ڈوئی کا گستاخانہ جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اعلانِ مباہلہ امریکہ کے کم از کم ۳۲ اخبارات میں شائع ہوا۔ اور ہر طرف سے اس سے جواب کا مطالبہ ہونے لگا۔ آخر اس نے لکھا۔

"ہندوستان میں ایک بے وقوف محمدی مسیح ہے۔ جو مجھے بار بار لکھتا ہے۔ کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے۔ اور لوگ مجھے کہتے ہیں۔ کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں۔ تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا"۔

ایک دوسرے پرچہ میں لکھا۔

"میرا کام یہ ہے۔ کہ میں مشرق و مغرب اور شمال اور جنوب سے لوگوں کو جمع کروں۔ اور مسیحیوں کو اس شہر اور دوسرے شہروں میں آباد کروں۔ یہاں تک کہ وہ دن آ جائے۔ کہ مذہب محمدی دنیا سے مٹایا جائے۔ اے خدا ہمیں وہ وقت دکھلا"

حضرت مسیح موعودؑ کا اعلان

اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ "یہ شخص میرے مضمون مباہلہ کے بعد جو یورپ اور امریکہ اور اس ملک میں شائع ہو چکا تھا۔ بلکہ تمام دنیا میں شائع ہو گیا تھا۔ شوخی میں روز بروز بڑھتا گیا۔ اور اس طرح مجھے یہ انتظار رہتی۔ کہ جو کچھ میں نے اپنی نسبت اور اس کی نسبت خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہا ہے۔ ضرور خدا تعالیٰ سچا فیصلہ کریگا اور خدا تعالیٰ کا فیصلہ کاذب اور صادق میں فرق کر کے دکھلا دیگا اور میں ہمیشہ اس بارہ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا تھا۔ اور کاذب کی موت چاہتا تھا۔ چنانچہ کئی دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی۔ کہ تو غالب ہو گا۔ اور دشمن ہلاک کیا جائے گا۔ اور پھر ڈوئی کے مرنے سے قریباً پندرہ دن پہلے خدا تعالیٰ نے اپنی کلام کے ذریعہ سے مجھے میری فتح کی اطلاع بخشی جسکو میں اس رسالہ میں جس کا نام ہے۔ "قادیان کے آریہ اور ہم" اس کے

ٹائیٹل پیج کے پہلے ورق کے دوسرے صفحہ میں ڈوئی کی موت سے قریباً دو ہفتہ پہلے شائع کر چکا ہوں۔ اور وہ یہ ہے

تازہ نشان کی پیشگوئی

خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا۔ جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا (یعنی ظہور اس کا صرف ہندوستان تک محدود نہیں ہوگا۔) اور خدا کے ہاتھوں اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے۔ کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے۔ کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا۔ تا وہ یہ گواہی دے۔ کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں۔ اس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے؛ المشتہر

میرزا غلام احمد مسیح موعود مشتہرہ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء

پیشگوئی کا ظہور

اس پیشگوئی کے مطابق مارچ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں ڈاکٹر ڈوئی نہایت عبرتناک موت کے ساتھ ہلاک ہوکر اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گیا؛

اس کی موت جس طریق کے ساتھ واقع ہوئی اسکی تفصیل یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر ڈوئی اگرچہ دنیوی حیثیت کی رُو سے ایسا تھا کہ عظیم الشان نوابوں اور شہزادوں کی طرح مانا جاتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی سے زندگی کے آخری ایام میں اول اس کا خائن ہونا ثابت ہوا۔ پھر وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا۔ مگر اس کا خود شراب نوش ہونا ثابت ہوگیا۔ اور آخر اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے جس کو اس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کرکے آباد کیا تھا۔ بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا۔ سات کروڑ نقد روپیہ سے جس پر اس کا قبضہ تھا۔ اسے جواب دے دیا گیا اس کی بیوی اور بیٹا اس کے دشمن ہوگئے۔ اس کے والد نے اعلان کردیا۔ کہ وہ ولد الزنا ہے۔ بالآخر اس پر فالج گرا۔ اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اسکو اٹھا کرلے جاتے رہے۔ اس کے حواس بجا نہ رہے۔ آخر مارچ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں بڑی حسرت اور درد اور دکھ کے ساتھ ہلاک ہوگیا؛

کسر صلیب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان جلالی نشان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

"اب ظاہر ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگیا چونکہ میرا اصل کام کسر صلیب ہے۔ سو اس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا۔ کیونکہ وہ تمام دنیا سے اول درجہ پر حامی صلیب تھا۔ جو پیغمبر ہونے کا دعوےٰ کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہوجائیں گے۔ اور اسلام نابود ہوجائے گا۔ اور خانہ کعبہ ویران ہوجائے گا۔ سو خدا تعالےٰ نے میرے ہاتھ پر اس کو ہلاک کیا"

"میں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کرادیا تھا۔ کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا۔ میں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذاب ہے۔ اور بار بار لکھا۔ کہ اس کی یہ دلیل ہے۔ کہ وہ میری زندگی میں ذلت و حسرت کے ساتھ ہلاک ہوجائیگا چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے۔ اور کیا ہوگا۔ اب وہی اس سے انکار کرے گا۔ جو سچائی کا دشمن ہوگا؛" (حقیقۃ الوحی)

پنڈت لیکھرام کی موت کا نشان

اللہ تعالےٰ کے انذاری نشانات میں سے ایک اور عظیم الشان نشان پنڈت لیکھرام کی موت ہے۔ یہ شخص بھی اسلام کا شدید دشمن تھا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اس کی بدزبانی اور شرارت حد سے بڑھ گئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا۔ کہ عجل جسد لہ خوار۔ لہ نصب وعذاب یعنے لیکھرام گوسالہ سامری ہے۔ اسے وہ عذاب دیا جائے گا۔ جو گوسالہ سامری کو دیا گیا تھا۔ گوسالہ سامری کو یہ عذاب دیا گیا تھا۔ کہ اسے چیر پھاڑ کر جلا دیا گیا۔ اور پھر راکھ کو دریا میں بہا دیا تھا۔ گویا صاف اور صریح طور پر بتلایا گیا۔ کہ لیکھرام کے ساتھ بھی اسی طرح کیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اسے اپنے گھر میں محفوظ جگہ پر بیوی بچوں کے قریب بیٹھے ہوئے کسی نے ایسے رنگ میں قتل کیا۔ کہ آنتیں باہر نکل آئیں۔ مگر قتل کرنے والے کا کوئی پتہ نہ لگا۔ اس کے بعد ڈاکٹروں نے چیر پھاڑ کی۔ پھر لاش کو جلا کر راکھ دریا میں ڈال دی گئی؛

زلازل کی کثرت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور عظیم الشان نشان جس نے پورا ہوکر آپ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ کثرت زلازل کا نشان ہے۔ آپ نے حقیقۃ الوحی میں اور اس سے پہلے اور جگہوں میں بھی فرمایا ہ

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔" (ص ۲۵۶)

گویا کثرت سے ہولناک زلازل کا آنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ ذیل میں تین سو سال کے عرصہ کے زلزلوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جسے دو حصوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ ایک براہین احمدیہ کے شائع ہونے کے بعد کے زمانہ کی۔ اور ایک اس سے پہلے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے پہلے کے زلازل کی فہرست اور ان کے ذریعہ اموات درج ذیل ہیں۔

ملک	تعداد اموات	کس سن میں زلزلہ آیا
سسلی	ساٹھ ہزار	سنہ ۱۶۹۳ء
لیا	اٹھارہ ہزار	سنہ ۱۷۲۴ء
لسبن	پچاس ہزار	سنہ ۱۷۵۵ء
کیلیبیریا	ساٹھ ہزار	سنہ ۱۷۸۳ء
کیوٹو	اکتالیس ہزار	سنہ ۱۷۹۷ء
کیراکس	بارہ ہزار	سنہ ×
ایلیپو	بائیس ہزار	سنہ ۱۸۲۲ء
کیلیبیریا	دس ہزار	سنہ ۱۸۵۷ء
منڈوزا	بارہ ہزار	سنہ ۱۸۶۰ء
پیرو اور ایکواڈور	پچیس ہزار	سنہ ۱۸۶۸ء
نیلا	تین ہزار	سنہ ۱۸۸۰ء

براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد کے زمانہ کی فہرست حسب ذیل ہے ہ

ملک	تعداد اموات	کس سن میں زلزلہ آیا
اسچیا	دو ہزار	سنہ ۱۸۸۳ء
کیراکیٹوا	پینتیس ہزار	سنہ ۱۸۸۳ء
جاپان	چھبیس ہزار	سنہ ۱۸۹۶ء
ماٹ پیلی	بیس ہزار	سنہ ۱۹۰۲ء
ہندوستان	پندرہ ہزار	سنہ ۱۹۰۵ء
سان فرانسسکو	ڈیڑھ ہزار	سنہ ۱۹۰۶ء
ویلپیریزو چلی	اڑھائی ہزار	سنہ ۱۹۰۶ء
جمیکا	ایک ہزار	سنہ ۱۹۰۷ء
میسینیا اور کلیبیریا	تین لاکھ	سنہ ۱۹۰۸ء

ان دونوں فہرستوں کے مقابلہ سے ظاہر ہے۔ کہ پہلے دو سو نوے سال میں زلازل سے تین لاکھ تیرہ ہزار اموات ہوئیں اور گیارہ زلزلے آئے۔ مگر چھبیس سال میں زلازل سے چار لاکھ تین ہزار اموات ہوئیں۔ اور دس زلزلے آئے۔ اگر اس میں اٹلی کا زلزلہ جو ۱۹۱۴ء میں آیا۔ اور ٹرکی کا زلزلہ بھی شامل کرلیا جائے۔ تو قریباً ایک لاکھ اموات اور دو زلزلے اور زیادہ ہو جاتے ہیں غرض تین صدیوں کے خطرناک زلازل سے جسقدر اموات ہوئیں ان سے زیادہ ۲۶ سال کے زلازل سے ہوئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی خبر قبل از وقت دے دی تھی؛

یہ اور اسی قسم کے دوسرے انذاری نشانات ہیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہے؛

نظارتوں کے اعلانات

"الفضل" کا داخلہ فوجوں میں بند نہیں

صاحب چیف آف دی جنرل سٹاف آرمی ہیڈ کوارٹرز نے اپنے خط نمبر 4217/6/15/1 ایم او 3 ایس مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۳۳ء بنام خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ہوم سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دی ہے۔ کہ اخبار الفضل کے واسطے افواج میں داخلہ کی کوئی بندش نہیں ہے (دستخط ایچ۔ سی۔ لیتھم کپتان)

لہٰذا اگر کسی فوج کے افسر وہاں کے احمدیوں کو اخبار الفضل کے منگوانے سے روکیں۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع کی جائے

ناظر امور خارجہ قادیان ۲۴ اگست ۱۹۳۳ء

احمدیہ لائبریری و ریڈنگ روم سری نگر کیلئے بعض کتب کی ضرورت

خواجہ صدر الدین صاحب معاون مبلغ کشمیر نے ہمیشہ کیلئے ایک لائبریری اور ریڈنگ روم کی بنیاد سری نگر میں قائم کی ہے اس وقت تک انہوں نے ۲۵ کتب مقامی احباب سے جمع کر کے احمدیہ لائبریری کو وقف کر دی ہیں۔ ان میں سے ڈیڑھ صد کتب ان کی اپنی حاصل کردہ ہیں۔ اس نوجوان کا یہ نمونہ قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ کہ مندرجہ ذیل کتب کی اشد ضرورت ہے۔ جو انہیں باوجود کوشش کے مہیا نہیں ہو سکیں اس لئے میں انکی طرف سے احباب کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ اس کار خیر میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ لیں۔ کئی ایک احباب ہیں۔ جو کتابیں منگواتے اور انہیں پڑھ کر اپنے پاس غیر محفوظ رکھ چھوڑتے ہیں۔ ایسے احباب جنہیں نیکی کی تحریک ہو۔ مندرجہ ذیل کتب نظارت ہذا کے ذریعہ انہیں بھیج کر عند اللہ مشکور و ماجور ہوں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

(۱) خاتم النبیین حصہ اول و دوم تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (۲) سیرۃ النبیؐ ہر دو جلد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (۳) مقدمہ بہاولپور (۴) حربہ تکفیر (۵) تبلیغی پاکٹ بک شائع کردہ مولوی فخر الدین صاحب ملتانی (۶) تفہیمات مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری فاضل (۷) رہنمائے تبلیغ (۸) نور الدین (۹) قرآن مجید مترجم جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب و جناب حافظ روشن علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۱۰) بخاری مترجم (۱۱) درس القرآن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ (۱۲) درثمین اردو فارسی عربی یکجلد [illegible] تقدیر الٰہی + (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت ماہ جولائی ۱۹۳۳ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	۱۳۲۳۳-۴-۳	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۹۷۳-۷-۶	"
۳	مقبرہ بہشتی	۶۳۷۳-۱۰-۰	"
۴	تعلیم و تربیت	۰-۲-۰	"
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۱۲۸۰-۴-۶	"
۶	امور عامہ	۱۲-۱۲-۰	
۷	نور ہسپتال	۳۹-۱۲-۰	"
۸	ضیافت	۲۷-۱۳-۹	"
۹	دعوت و تبلیغ	۳۲۶-۹-۰	"
۱۰	تعمیر	۲-۸-۰	"
۱۱	مدرسہ احمدیہ	۳۷-۰-۰	"
	میزان	۲۲۳۰۷-۳-۰	"
۱۲	مسجد اقصیٰ	۱۰۰-۰-۰	صیغہ جات تجارتی
۱۳	بک ڈپو	۱۶۹-۰-۰	"
۱۴	طبع و اشاعت	۳۹۷۱-۱۱-۶	
۱۵	ریویو انگریزی	۸۷-۰-۰	"
۱۶	بورڈنگ ہائی	۶۲۲-۹-۹	"
۱۷	" احمدیہ	۳۷۵-۱۵-۰	"
۱۸	پراویڈنٹ فنڈ	۳۵۹-۸-۰	"
۱۹	جائداد	۱۴۱-۱۰-۰	"
	میزان	۶۳۰۷-۶-۳	"
	میزان کل	۲۸۶۱۴-۹-۳	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ	کیفیت
۱	بیت المال	۱۶۱۶-۳-۰	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۱۱۵۳-۱۲-۰	"
۳	مقبرہ بہشتی	۱۳۰-۲-۳	"
۴	تعلیم و تربیت	۱۰۵-۱۱-۳	"
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۴۱-۹-۶	"
۶	مدرسہ احمدیہ	۴۷۶-۱۵-۶	"
۷	گرلز سکول	۲۱۸-۳-۳	"
۸	امور عامہ	۱-۶-۰	"
۹	نور ہسپتال	۴۰-۱۱-۹	"
۱۰	ضیافت	۵۸۸-۳-۰	"
۱۱	دعوت و تبلیغ	۱۹۶۴-۱۲-۳	"
۱۲	تعمیر	۵۴-۸-۶	"
۱۳	خلافت	۷۰۰-۰-۰	"
۱۴	پرائیویٹ سکرٹری	۳۵۸-۱۵-۰	"
۱۵	نظارت اعلیٰ	۱۲۸-۰-۰	"
۱۶	محاسب	۱۵-۷-۰	"
۱۷	تالیف و تصنیف	۹۸-۱۳-۶	"
۱۸	جامعہ احمدیہ	۲۶-۱-۹	"
۱۹	امور خارجہ	۱۰۷-۷-۶	"
	میزان	۷۸۲۶-۱۵-۰	"
۲۰	طبع و اشاعت	۳۹۸۰-۶-۳	صیغہ جات تجارتی
۲۱	ریویو انگریزی	۳۹۷-۱۱-۶	"
۲۲	بورڈنگ ہائی	۷۱۸-۵-۶	"
۲۳	" احمدیہ	۵۱۹-۷-۶	"
۲۴	پراویڈنٹ فنڈ	۱۳۸-۱۲-۰	"
۲۵	جائداد	۱۹۲-۸-۰	"
	میزان	۵۹۴۷-۲-۹	"
۲۶	قرضہ	۱۴۲۱۰-۰-۰	قرضہ
	میزان	۱۴۲۱۰-۰-۰	"
	کل میزان	۲۷۹۸۴-۱-۹	

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

احمدی نوجوانوں سے خواہش

کلکتہ کے ایم عبدالولی صاحب بنگالی آل انڈیا سائیکل ٹورسٹ قادیان تشریف لائے۔ اور دفتر دعوت و تبلیغ میں مجھ سے ملاقات کی۔ یہ ایک خوش خلق نوجوان ہیں۔ تبلیغ کے متعلق ان کو ہر قسم کے حالات بتائے گئے۔ ان سے ملکر ہمیں خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انکو سفر میں کامیاب کرے۔ اور خیریت سے اپنے وطن پہنچائے۔ ان سے ملکر میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ چند نوجوان احمدی بھی اس قسم کا ورلڈ ٹور (دنیا کی سیاحت) اللہ تعالیٰ کے لئے اختیار کریں۔ تو کیا ہی خوش قسمت یہ وفد ہو۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

حضرت یسوع مسیح کی صلیبی قبر!

طالبان حق کے لئے ایک غور طلب امر

احمدی مبلغ بیت المقدس میں

یکم اگست ۱۹۳۳ء کو میں بیت المقدس میں تھا۔ یہ شہر یہود۔ نصاریٰ اور مسلمانوں کی نظر میں ایک مقدس شہر ہے اور اس جگہ ہر قوم کے آثار قدیمہ کے نشانات نمایاں نظر آتے ہیں۔ میں پہلے مسجد اقصیٰ میں گیا۔ اس عظیم الشان مسجد کی تاریخی حیثیت اور مذہبی عظمت ایک لمبی داستان ہے جس کے بیان کرنے کا یہ مقام نہیں۔ مسجد کی زیارت اور ادائیگی نفل کے بعد جب میں واپس ہو رہا تھا۔ تو صحن مسجد میں امریکن اور یورپین سیاحوں کی مختلف پارٹیوں کو مختلف حلقوں میں بیٹھے پایا۔ ہر پارٹی کا عرب ترجمان نہایت فخریہ انداز میں مسجد اقصیٰ پر گزرے ہوئے حوادث بیان کر رہا تھا اور سیاح لوگ ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے تھے۔ بعض کے چہروں پر تحقیر آمیز مسکراہٹ بھی نظر آ رہی تھی۔

یہود کی آہ وفغاں

چند منٹ کے بعد میرے ساتھی حرم کی اس دیوار کی طرف گئے۔ جو "دیوار گریہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اور ایک عرصہ سے یہود اور مسلمانوں کے درمیان مابہ النزاع رہی ہے۔ یکم اگست کا دن یہودی تاریخ میں ہیکل کے برباد کئے جانے کا دن ہے اس لئے اس دن اس دیوار کے پاس آہ وفغاں کا ایک عبرت ناک نظارہ نظر آتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ سفید ریش بوڑھے لمبے جبوں کے ساتھ، عمر رسیدہ عورتیں، نوجوان یہودی لڑکے اور لڑکیاں تورات کی بعض آیات پڑھ رہے ہیں دعائیں مانگ رہے ہیں۔ سب پر سنجیدگی کا عالم ہے افسردگی نمایاں ہے اور بعض کے تو آنسو بھی بہ رہے ہیں۔ یہ نظارہ دلگداز نظارہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے یہود پر غضب کا مجسم نظر ہے اس قدر آہ و بکا اور صدیوں سے، بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت نہیں پاتا۔ آخر کیوں ؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا کے فرستادوں کی تکذیب، ایذا رسانی اور دلآزاری نہایت ہی خطرناک جرم ہے۔ ایک وہ دن تھے کہ خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو اپنا برگزیدہ گروہ قرار دیا تھا اور آج یہ حالت ہے کہ ان کے بوڑھوں، نوجوانوں اور بچوں کی سب کی دعائیں ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ اور ان کے مردوں اور عورتوں کی فریاد سنی نہیں جاتی۔ میں ایک عرصہ تک انہی خیالات میں غرق رہا اور قرآنی دعا، غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ کی گہرائیوں کو دیکھتا رہا۔

کنیسۃ القیامۃ

اس عبرت انگیز منظر کے بعد عیسائیوں کے مقدس گرجا کنیسۃ القیامۃ میں گیا۔ ایک پادری موم بتیاں لے کر ان تاریکیوں کو روشن کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جو اس گرجا سے وابستہ ہیں اور ہمیں وہ مقامات بتا رہا تھا۔ جو عیسائی تاریخ کی رو سے حضرت مسیح کی صلیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ گرجا بہت سے پرانے طائفی گرجاؤں کا مرکزی گرجا ہے۔ پادری صاحب نے بتایا کہ یہ وہ مقام ہے جہاں مسیح کو غسل دیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں صلیب پر لٹکایا اور یہ وہ مقام ہے۔ جو مسیح کی قبر تھی۔

یسوع مسیح کی قبر

اور بھی بہت سی چیزیں دکھائیں۔ مگر آج میں صرف اس قبر کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ لفظ قبر سے شائد مغالطہ لگ جائے اس لئے واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ایک چٹان میں کھودا ہوا خاصہ کمرہ ہے ہمارے ہاں کی طرح کی قبر نہیں۔ اس چھوٹے سے کمرہ میں ایک وقت میں پانچ آدمی بآسانی داخل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ میں، اور میرے ساتھی اس میں داخل ہوئے۔ ایک پادری وہاں موجود رہتا ہے۔

اناجیل کے بیانات

اس قبر کے متعلق انجیل نویسوں کے بیانات حسب ذیل ہیں

(۱) مرقس کہتا ہے۔ "اس (یوسف ارمتیاہ) نے ایک مہین چادر مول لی اور لاش کو اتار کر اس چادر میں کفنایا اور ایک قبر کے اندر جو چٹان میں کھودی گئی تھی۔ اسے رکھا اور اس قبر کے منہ پر ایک پتھر لڑھکا دیا۔" (۱۵/۴۶)

(۲) لوقا کہتا ہے:۔ "اس کو اتار کر مہین چادر میں لپیٹا پھر ایک قبر کے اندر رکھ دیا جو چٹان میں کھدی ہوئی تھی۔ اور اس میں کوئی کبھی رکھا نہ گیا تھا۔" (۲۳/۵۳)

(۳) یوحنا کہتا ہے:۔ "جس جگہ اسے صلیب دی گئی۔ وہاں ایک باغ تھا اور اس باغ میں ایک نئی قبر تھی۔ جس میں کبھی کوئی نہ رکھا گیا تھا۔ پس انہوں نے یہودیوں کی تیاری کے دن کے باعث یسوع کو وہیں رکھ دیا۔ کیونکہ یہ قبر نزدیک تھی۔" (۱۹/۴۱-۴۲)

(۴) متی کہتا ہے:۔ "جب شام ہوئی تو یوسف نام ارمتیاہ کا ایک دولت مند شخص آیا جو خود بھی یسوع کا شاگرد تھا۔ اس نے پیلاطوس کے پاس جا کر یسوع کی لاش مانگی۔ اس پر پیلاطس نے دیدینے کا حکم دیا اور یوسف نے لاش کو لے کر صاف مہین چادر میں لپیٹا اور اپنی نئی قبر میں رکھ دیا جو اس نے چٹان میں کھدوائی تھی۔" (۲۷/۵۷-۶۰)

نتائج

ان بیانات سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں۔ (۱) قبر چٹان میں کھودی ہوئی تھی۔ (۲) اس قبر میں اس سے پہلے کوئی نہ رکھا گیا تھا۔ گویا اس کمرہ کی ہوا متعفن نہ تھی (۳) یہ قبر باغ میں تھی اور مقام صلیب سے بالکل نزدیک (۴) یہ قبر نئی تھی یعنی انہی دنوں کھودی گئی تھی۔ (۵) یہ قبر یوسف آرمتیاہ نے کھدوائی تھی۔

قارئین کرام! اس گرجا مذکورہ بالا کے متعلق عیسائیوں کے بیانات صحیح تسلیم کر کے اس میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کہ یہ قبر محل صلب کے بالکل قریب ہے۔ صرف چند قدم کا فاصلہ ہے اب غور طلب امر یہ ہے کہ از روئے انجیل ثابت ہے۔ کہ پیلاطس حضرت مسیح کو بری جانتا تھا (متی ۲۷/۲۳ لوقا ۲۳/۱۴) اور ان کو چھوڑنے کی اس نے ہر چند کوشش کی (متی ۲۷/۲۱-۲۴) لیکن آخر کار یہود کے دھمکانے سے کہ اگر تو اس کو چھوڑے گا تو قیصر کا دوست نہیں ہوگا (یوحنا ۱۹/۱۲) اور ان کے سیاسی نفوذ سے ڈر کر اس نے یہود کی حسب خواہش اس کو صلیب دینے کا فیصلہ سنا دیا (متی ۲۷/۲۶) لیکن دل میں وہ مسیح کو بچانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ جس کا محرک اس کی بیوی کی وہ خواب بھی تھی۔ جس میں اسے بتایا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح ایک راستباز انسان ہے۔ (متی ۲۷/۱۹) غرض یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ پیلاطس مسیح کی نجات کا خواہاں تھا۔ مگر یہود سے ڈرتا تھا۔

یوسف ارمتیاہ کی شخصیت کے متعلق انجیل کے راوی مختلف بیانات پیش کرتے ہیں۔ متی کے نزدیک وہ مسیح کا شاگرد تھا اور دولت مند تھا۔ (متی ۲۷/۵۷) مرقس کے نزدیک وہ عزت دار مشیر اور خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا (مرقس ۱۵/۴۳) لوقا کے نزدیک یوسف مشیر۔ نیک اور راستباز آدمی تھا اور یہودیوں کی اصلاح سے رضامند نہ تھا (لوقا ۲۳/۵۰-۵۱) یوحنا کے نزدیک وہ مسیح کا خفیہ شاگرد تھا اور یہودیوں سے ڈرتا تھا (یوحنا ۱۹/۳۸) ان بیانات کا خلاصہ یوں ہو سکتا ہے

کہ یہ شخص یوسف نامی ایک دولت مند اور صاحب وجاہت بلکہ یہود کی کمیٹی "سنہدریم" کا ممبر تھا۔ وہ مسیح کا خفیہ شاگرد تھا وہ یہود کے منصوبہ قتل سے راضی نہ تھا۔ مگر یہود سے ڈرتا تھا

انجیلی بیانات پر غور کرتے ہوئے ہمیں دو مدبر اور بڑے انسان ایسے نظر آتے ہیں جو مسیح کو صلیبی موت سے بچانے کے دل سے خواہاں ہیں اور قلبی طور پر اس کے مرید ہیں۔ اور وہ پیلاطس حاکم اور یوسف ارتیاہ دولت مند ہیں۔ ہر عقلمند جو ان بیانات پر غور کرے گا بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ درحقیقت پیلاطس اور یوسف نے اپنی کامیاب تجویز سے یسوع کو صلیبی موت سے بچا لیا اور ایسے طریق پر کہ یہود کو پیلاطس کے خلاف شکایت کرنے کا بھی موقعہ نہ ملا۔

یسوع مسیح کو کس طرح بچایا گیا

پیلاطس خوب جانتا تھا۔ کہ اس کاٹھ کی صلیب پر ایک انسان کے مرنے کے لئے کم از کم چوبیس گھنٹے درکار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر ڈرمونڈ روبن سن صاحب نے بھی لکھا ہے (رسالہ ڈان ۱۶ر مئی ۱۹۲۷ء) لیکن پیلاطس نے قصداً مسیح کے صلیب پر لٹکائے جانے کا ایسا موقعہ تجویز کیا کہ مسیح تین گھنٹہ سے زیادہ صلیب پر نہ رہنے پائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جمعہ کے دن دوپہر کے بعد اسے صلیب پر لٹکایا گیا اور تین گھنٹے کے اندر ہی یہود سبت عظیم کی وجہ سے مجبور ہوئے کہ درخواست کریں۔ کہ ان صلیب پر لٹکائے ہوؤں کی ٹانگیں توڑ دی جائیں اور اتار لیا جائے۔ یہود یہ درخواست کر کے اپنے گھروں کو چلتے بنے۔ پیلاطس نے پولیس افسر کو اشارہ کر دیا۔ کہ یسوع کی ٹانگیں نہ توڑی جائیں۔ چنانچہ کہ دیا گیا۔ کہ یہ تو مر ہی گیا ہے۔ اس کی ٹانگیں توڑنے کی ضرورت نہیں۔ مگر اس منصوبہ سے ناواقف سپاہی نے بھالا سے یسوع کی پسلی پر ضرب لگا دی۔ جس سے خون بہ نکلا جو اس بات کی علامت تھی۔ کہ یسوع مسیح مرا نہیں۔ بلکہ زندہ ہے۔ صرف بے ہوش ہے۔ غرض جو کام پیلاطس مواخذہ سے بچتے ہوئے کر سکتا تھا۔ وہ اس نے حاکمانہ حیثیت میں کر دیا۔ لیکن دوسرے حصہ کے لئے اس نے یوسف ارتیاہ اور اس کے ساتھی نیکودیمس کو انتخاب کیا۔ چنانچہ اول الذکر نے فی الفور حادثہ کے وقوع سے پہلے ہی باغ میں چٹان میں قبر کھدوائی اور دوسو ساتھیوں نے ایسی ادویات تیار کر رکھیں جو مقوی، مفرح اور زائل شدہ قوت واپس لانے میں ممد ہو سکیں۔ چنانچہ ہر ایک نے اپنا اپنا حصہ باسلوب احسن سرانجام دیا اور مسیح صلیبی موت سے بچ گئے۔

سمجھوتہ کا بیّن ثبوت

مذکورہ بالا سمجھوتہ کا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ یوسف ارتیاہ ایسا بزدل جو یہودیوں سے ڈرتا تھا۔ ایک دوسرے شہر سے معین وقت پر آتا ہے اور نہایت جرأت سے پیلاطوس سے لاش مانگتا ہے۔ بلکہ خود یسوع کو صلیب پر سے اتارتا ہے اور عجیب تر یہ کہ پیلاطوس اس کے مطالبہ پر اس سے یہ بھی نہیں پوچھتا۔ کہ آپ کا اس سے کیا تعلق ہے۔ انجیل کی رو سے مسیح کے ماں کی طرف سے بھائی موجود تھے۔ والدہ موجود تھیں۔ یہ کیا راز ہے کہ رشتہ دار لاش نہیں مانگتے۔ ایک اجنبی جو بظاہر۔ یہودی بلکہ ان کی اس انجمن کا رکن ہے جس نے یسوع کے قتل کا فیصلہ کیا۔ وہ آتا ہے لاش مانگتا ہے اور پیلاطس فی الفور لاش دیدینے کا حکم دیتا ہے۔ یقیناً یہ امر سمجھوتہ کا بیّن ثبوت ہے پھر خود یہ قبر جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس سمجھوتے اور منصوبے کا واضح ترین ثبوت ہے۔ یوسف ایک دوسرے شہر کا باشندہ اور یہودی ہے۔ محل صلب کے قریب واقعہ صلب سے ایک دن یا چند گھنٹے قبل ایک نئی قبر۔ یروشلم کے باغ میں کھدواتا ہے۔ کونسا عاقل و فہیم ہے جو کہہ سکے۔ کہ یہ قبر پیلاطس اور یوسف کے باہمی سمجھوتے کا کھلا کھلا ثبوت نہیں ہے؟ اور ان کے تجویز کردہ طریقہ کا نتیجہ نہیں۔؟

صلیبی موت سے نجات

پس اس جگہ یوحنا انجیل نویس کے فقرہ "انہوں نے یہودیوں کی تیاری کے دن کے باعث یسوع کو وہیں رکھ دیا کیونکہ یہ قبر نزدیک تھی۔" کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ قبر محض یہود سے پردہ پوشی کے لئے تجویز کی گئی تھی۔ اور مسیح کا بعد ازاں وہاں موجود نہ ہونا اس کے آسمان پر چلے جانے کے افسانہ کا مؤید نہیں ہو سکتا۔ پس اس قبر کا وجود جماعت احمدیہ کے نظریہ اور قرآن مجید کے بیان کا صریح مؤید ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے ان کو صلیبی موت سے نجات بخشی اور ایسے سامان پیدا فرما دئے کہ وہ زندہ بچ گئے اور ایک سو بیس سال کی عمر میں طبعی موت سے اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔

غرض یروشلم میں موجودہ صلیبی قبر تاریخی طور پر ہماری صداقت کی دلیل اور عیسائیوں کے خلاف ایک برہان قاطع ہے

خاکسار۔ ابو العطاء الجالندھری از حیفا۔ فلسطین

شکریہ

جناب احمد حسین سعید صاحب وکیل تیماپور حیدرآباد دکن نے مبلغ ۵ ماہوار تین ماہ تک انجمن احمدیہ حیدرآباد سندھ کو برائے امداد تبلیغ عطا فرمانا منظور کیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

امرتسر میں احمدی نوجوانوں کی جدوجہد

امرتسر میں احمدی نوجوانوں کو منظم کرنے اور ان میں احمدیت کی صحیح سپرٹ پیدا کرنے کے لئے ایک عرصہ سے تحریک جاری تھی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسے ۶ ر اگست ۱۹۳۳ء کو عملی جامہ پہنا دیا گیا اور نوجوانوں کی ایک باقاعدہ انجمن بنا دی گئی۔

انجمن کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "انجمن ترقی اسلام" تجویز فرمایا ہے۔

تاریخ مذکورہ کو نوجوانوں کی ایک جنرل میٹنگ زیر صدارت بابو عبد الرشید صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین بر مکان صاحب موصوف منعقد ہوئی۔ سید بہادل شاہ صاحب و دیگر بزرگان سلسلہ نے پُر زور تقاریر فرمائیں۔ اور خاکسار نے نوجوانوں کے منظم ہونے کی ضرورت اور انجمن کے اغراض و مقاصد پر ایک ایڈریس پڑھا۔ اس کے بعد سید بہادل شاہ صاحب نے حاضرین کا آپس میں تعارف کرایا اکثر دوست شہر کے مختلف حصوں میں رہنے کی وجہ سے ایک دوسرے سے ناواقف تھے

اس کے بعد عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔ اور مندرجہ ذیل احباب باتفاق آراء منتخب ہوئے۔

صدر:۔ مسٹر نجم الدین صاحب بی۔ اے

نائب صدر:۔ مسٹر شاہ زمان صاحب ایل۔ ڈی۔ پی

سیکرٹری:۔ مرزا صفدر جنگ بی۔ اے سٹوڈنٹ (خاکسار)

اسسٹنٹ سکرٹری:۔ مسٹر عمر الدین صاحب سٹوڈنٹ میڈیکل سکول

خزانچی:۔ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب سٹوڈنٹ ایف اے سیکنڈ ایر

سید صاحب کی طرف سے ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا میٹنگ ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہی۔ حاضری امید سے بہت زیادہ تھی۔ کارروائی کا کچھ حصہ آئندہ میٹنگ پر جو ۱۳ ر اگست ۱۹۳۳ء کو قرار پائی ملتوی کیا گیا تاریخ مذکورہ کو انجمن کی دوسری میٹنگ زیر صدارت مسٹر نجم الدین صاحب بی۔ اے منعقد ہوئی۔ قواعد و ضوابط پر مختصر بحث ہوئی۔ اور تحریک چندہ کو پیش کیا گیا۔ اس کے بعد نوجوان دوستوں نے مختلف مضامین پر نہایت دلچسپ تقاریر فرمائیں اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ حاضری پہلی میٹنگ سے بھی زیادہ تھی۔ نوجوان انجمن کے متعلق بہت زیادہ دلچسپی اور جوش کا اظہار کر رہے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس انجمن کو شاندار خدمات کی توفیق دے۔ نیز ان نوجوانوں کی خدمت میں جو تعطیلات گرما کے باعث امرتسر سے باہر ہیں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد بذریعہ خط و کتابت یا واپسی پر انجمن ہذا کے باقاعدہ ممبر بنیں۔

ڈاک خانہ پونچھ کے ایک احمدی کلرک

کے متعلق

اخبار "ملاپ" میں غلط بیانی

ہندو اخبارات میں ریاست کشمیر و پونچھ کے سلسلہ میں تمام مسلمانوں اور خاص کر احمدیوں کے خلاف جو پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اور جس میں غلط بیانی اور دروغ گوئی کی قطعاً پرواہ نہیں کی جاتی۔ اس کی تازہ مثال وہ نوٹ ہیں۔ جو بابو عبدالکریم صاحب احمدی ٹیلیگراف کلرک پونچھ کے خلاف اخبار "ملاپ" وغیرہ میں شائع کئے گئے۔ اور جن میں قطعاً بے سروپا باتیں درج کرکے کوشش کی گئی۔ کہ بابو صاحب موصوف کو نقصان پہنچایا جائے۔ حالانکہ بابو صاحب موصوف ایک دیانت دار اور فرض شناس سرکاری ملازم اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے انسان ہیں۔ اور پبلک کو ان کے متعلق کسی قسم کی شکایت نہیں ہے جیسا کہ حسب ذیل تحریروں سے ظاہر ہے:-

بابو صاحب موصوف کے متعلق اخبار "ملاپ" ۸ اگست میں جو نوٹ شائع ہوا۔ اس کے متعلق سردار موہن سنگھ صاحب سکرٹری سری گردوسنگھ سبھا پونچھ نے ان کو لکھا۔

ڈیر بابو عبدالکریم جی۔ ست سری اکال

سری گوردوسنگھ سبھا پونچھ کا جو کام متعلقہ ڈاک خانہ آپ کے زیر کار ہوتا رہا ہے۔ وہ آپ نہایت سرعت اور دیانتداری سے انجام دیتے رہے ہیں۔ سری گوردوسنگھ سبھا آپ کے سلوک اور طرز رویہ کے متعلق کام ڈاک خانہ جس کا تعلق آپ کے ساتھ ہے۔ بالکل مطمئن ہے۔ سری گوردوسنگھ سبھا کو اس سے قبل یا اب کسی قسم کی شکایت نہیں ہے

داس موہن سنگھ سکرٹری سری گوردوسبھا پونچھ

اسی طرح سکرٹری صاحب ہندو سبھا پونچھ نے بھی بابو صاحب موصوف کو لکھا:-

مکرمی بابو عبدالکریم صاحب ٹیلی گراف ماسٹر پونچھ

تسلیم! التماس ہے۔ سبھا کو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ اور نہ ہی سبھا کسی نامہ نگار کی تائید یا تردید میں کسی قسم کا اظہار رائے کرنا مناسب سمجھتی ہے۔ اور نہ ہی مضمون زیر بحث سے ہندو سبھا کا کوئی تعلق ہے:-

دیانند کپور سکرٹری ہندو سبھا پونچھ

(باقی کالم دوم پر)

بقیہ کالم اول

ان دونوں تحریروں سے جو ذمہ دار اور معزز اصحاب نے ذاتی طور پر نہیں۔ بلکہ اپنی اپنی سبھا کی طرف سے لکھی ہیں جن کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہندو اور سکھ پبلک کی طرف سے لکھی گئی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ملاپ نے جو کچھ لکھا بالکل غلط لکھا۔ اور محض نقصان پہنچانے کے لئے لکھا۔ ورنہ بابو صاحب موصوف کے خلاف کوئی شکایت نہیں ہے۔ محکمہ ڈاک کے افسروں کو اس قسم کی شکایات کو قطعاً وقعت نہیں دینی چاہیئے:-

سچا کلام

ذیل کے تقابل سے مجھے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ حضرت اقدس جناب مرزا صاحبؑ کی جب کوئی بات پیش کی جاتی ہے۔ تو لوگوں کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہی بات اور بزرگوں نے کہی ہو۔ تو اسے روحانی نکتہ قرار دیا جاتا ہے۔ بہرحال میرا یہ مضمون کم از کم علم دوست صاحبان اور مسلمانوں کے لئے جو حقیقی معنوں میں خدا سے ڈرتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کچھ کارگر ہو۔ میں چشتی اور احمدی قسم کا مسلمان ہوں۔ مجھے حضرت خواجہ غریب نواز صاحب علیہ الرحمۃ اور حضرت اقدس جناب مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کی ذات سے دلی محبت ہے۔ اس لئے میں چشتی اور احمدی دونوں قسم کا مسلمان ہوں:-

(خاکسار ڈاکٹر کے۔ اے خان چشتی و احمدی از سکندرآباد یو۔پی)

از حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی علیہ الرحمۃ

۱
یا رسول اللہ بحالِ عاصیان کن یک نظر
تا شود زاں یک نظر کارِ فقیراں ساختہ
رحمۃ للعالمینی بر ہمینے رحم کن
کز جہالت خویش را محکومِ شیطاں ساختہ

۲
دمبدم روح القدس اندر معینے میدمد
من نمے دانم مگر من عیسیٰ ثانی شدم

۳
ایں منم یارب کہ اندر نورِ حق فانی شدم
مطلعِ انوارِ فیضِ ذاتِ سبحانی شدم
من نمے گویم انا الحق یار مے گوید بگو
چوں نگویم چوں مرا دلدار مے گوید بگو
اے صبا گر پرسدت کز ما چہ میگوید معین
ایں دوی را از میاں بردار میگوید بگو

از حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی

۱
در رہِ عشقِ محمد ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم
احمد اندر جانِ احمدؐ شد پدید
اسمِ من گردید آں اسم وحید

۲
آنکہ گوید ابن مریم چوں شدی
ہست او غافل ز رازِ ایزدی
آں خدائے قادر ربّ العباد
در براہین نام من مریم نہاد
مدّتے بودم برنگِ مریمی
دست نا دادہ بہ پیرانِ زمی
بعد ازاں آں قادرِ ربِّ مجید
روحِ عیسیٰ اندراں مریم دمید
بعد ازاں از نفخِ حق عیسیٰ شدم
شد ز جائے مریمی برتر قدم
ایں ہمہ گفت است ربّ العالمین
گر نمے دانی براہیں را ببیں
حکمتِ حق رازہا دارد بسے
نکتۂ مستور کم فہمد کسے

۳
منم مسیحِ زمان و منم کلیمِ خدا
منم محمدؐ و احمد کہ مجتبےٰ باشد
ہماں ز نوعِ بشر کامل از خدا باشد
کہ با نشانِ نمایاں خدا نما باشد
ز کارہا کہ کنم وز نشاں کہ بنمایم
عیاں شود کہ ہمہ کارم از خدا باشد"

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے

جنکے بچے چھوٹے ہی فوت ہوجاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی متعدی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکے میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استادی المکرم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست۔ اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوکر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے منگوا کر استعمال کر اکر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ لہ عہ یکدم منگوانے پر علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کے مجرب ادویہ امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار رہتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیمار کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہذا آپ کو بھی یہ بہترین موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ۔ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے تکلیف ہو گئی تھی، کہ زیادہ مطالعہ سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں کچھ سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔ یہ موتی سرمہ، ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا، بوڑھے کو جوان، اور جوان کو نوجوان بنانا، اس اکسیر کا ادنیٰ کرشمہ ہے آپ اکسیر البدن کا استعمال کر کے اپنے اندر طاقت کا خاص ذخیرہ جمع کر سکتے ہیں۔ یہ اکسیر ملیریا بخار سے بچاتی اور ملیریا سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

ملیریا کی کمزوری دور ہو گئی

جناب شیخ فخرالدین صاحب ہزاری زمیندار کورائی ضلع کٹک سے لکھتے ہیں۔ کہ ملیریا بخار کے بعد اکسیر البدن نے بیحد فائدہ دیا تمام کمزوری دور ہو گئی لہذا ایک اور شیشی بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔**

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و شہرہ آفاق استاد مسٹر جی ایم مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی ٹی۔ ایس۔ ڈی۔ (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کورس میں دریا بکوزہ پراسپکٹس و نمونہ سبق **مفت**

مینیجر انڈین کارسپونڈنس کالج۔ بٹالہ۔ پنجاب

زراعتی آلات و دیگر مشینری

آہنی رہٹ۔ آہنی خراس (بیل چکی)، نیشکر کے بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چارہ کترنے (چاف کٹرز) بادام روغن نکالنے، قیمہ بنانے۔ چونہ پیسنے چاولوں اور سیویاں کی مشینیں۔ دستی لیمپ زراعتی و دیگر مشینری اعلیٰ اور بارعایت خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست **مفت** طلب فرمائیے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔ اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم اے۔ رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ۔ پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

ٹنڈر مطلوب ہیں

سولہ سو ہنڈرڈ ویٹ کپاس یا بن دھنی روئی کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو روپوں کے حساب میں ہوں۔ یہ ٹنڈر مجوزہ فارموں پر لکھے ہونے چاہئیں، جو کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور سے طلب کئے جاسکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر ۳۱ راکتوبر ۱۹۳۳ء بروز منگل دو بجے بعد از دوپہر تک دفتر ایجنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ان کو اگلے ورکنگ ڈے دو بجے بعد از دوپہر پڑھا جائے گا۔ ایجنٹ کو یہ اختیار ہوگا۔ کہ وہ بغیر کوئی وجہ بتلائے کسی ٹنڈر کو نامنظور کر دے۔

۲۳ راگست ۱۹۳۳ء

کنٹرولر آف سٹورز
این ڈبلیو آر لاہور

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول صرف ؏

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

ضرورت ہے

انٹرنس اور ایف اے پاس یا فیل نوجوانوں کی جو تیس روپے سے ڈہائی سو روپے ماہوار تک کی ملازمت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ قواعد ۱/ کا ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔

پنجاب انجنیئرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی نے رہائی کے بعد ۲۵ر اگست کو پونا میں پہلا بیان دیا۔ جس میں کہا کہ مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں کہ صحتیابی کے بعد میرا پروگرام کیا ہوگا۔ میں آسمانی ہدایت اور راہبری کا انتظار کرونگا۔ البتہ اس غیر متوقع رہائی کو ایک مرتبہ پھر امن و مصالحت کے قیام کے لئے استعمال کرونگا۔ آپ نے یہ بھی کہا یہ رہائی میرے لئے باعث مسرت نہیں۔ بلکہ موجب شرم ہے کیونکہ میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جیل میں داخل ہؤا تھا۔ اور اب فاقہ کشی کر کے خود باہر آگیا ہوں۔ پونہ میں سیاسی کانفرنس کے انعقاد اور سول نافرمانی کا پروگرام بیان کرنے کے متعلق آپ نے کہا کہ میں نے کانفرنس کے روبرو جو کچھ کہا تھا وہ ضروری نہ تھا۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر گاندھی کی رہائی اس لئے عمل میں آئی ہے کہ طبی رائے نے یہ طرز عمل تجویز کیا تھا۔ ان کی رہائی سے سول نافرمانی کے متعلق حکومت کی حکمت عملی میں کسی طرح بھی تبدیلی واقعہ نہیں ہوئی تاہم اگر انہوں نے پھر اسی افسوسناک کمزوری کا اظہار کیا جس کا انہوں نے پونا میں سول نافرمانی کی بجھتی ہوئی آگ کو سلگانے کی کوشش کر کے کیا تھا۔ تو یہ باور کرنے کے وجوہ موجود ہیں۔ کہ ان کی آزادی کے دن پھر منقطع ہو جائیں گے اور انہیں پھر قید خانہ میں چھوت چھات کے خلاف مہم شروع کرنے کا موقع نہ دیا جائے گا۔

کلکتہ سے ۲۵ر اگست کی اطلاع ہے کہ گذشتہ چند روز میں شدید بارش ہونے کے باعث سیلاب آنے سے مختلف اضلاع بنگال۔ بہار و اڑیسہ اور آسام میں جائداد اور فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بنگال کے جنوب مغرب اور شمال مغرب کے اکثر دریاؤں کا پانی معمولی سطح آب سے چڑھا ہؤا ہے اور اکثر مقامات پر پانی بندوں کو توڑ کر بہالے گیا ہے۔ سیلاب کی وجہ سے سڑکوں اور ریلوے کی آمدورفت میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور ایسٹرن بنگال ریلوے میں شب کو ٹرینوں کی آمدورفت بہت محدود کر دی گئی ہے۔

لوریا تحصیل جگادھری کی میونسپل کمیٹی کو حکومت پنجاب نے اس کی بدنظمی کی وجہ سے معطل کر کے تحصیلدار جگادھری کو معاملات کا انچارج کر دیا ہے۔

پکٹنگ کو روکنے کے لئے حکومت بمبئی نے ایک غیر معمولی گزٹ کے ذریعہ ضلع پنڈولا پور میں قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کا نفاذ کر دیا ہے۔ جس کے ماتحت ہر وہ شخص جو کاروبار اور لوگوں کے مشاغل میں حارج ہو۔ نیز ایسا شخص جو کسی دوسرے کو ایسے کام کی سرانجام دہی سے باز رکھے جس کو کرنے کا وہ حق رکھتا ہو یا تشدد کو کام میں لائے یا کسی طور پر اس کے کام میں مداخلت کرے یا اس کے کاروبار کے مقام پر یا اس کے نزدیک منڈلاتا پھرے۔ مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔

مہاراجہ کپورتھلہ ۲۵ر اگست کو کراچی پہنچے۔ مقامی سکھوں نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔

نازی گورنمنٹ نے جرمنی میں یہودیوں کے متعلق ایک میمورنڈم تیار کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ آئندہ نظام معاشرت یہودیوں کے بغیر ہی مرتب کیا جائیگا۔ ہاں اگر یہودی چاہیں تو وہ غیر ملکیوں کی حیثیت میں رہ سکتے ہیں۔

لنڈن سے ۲۴ر اگست کی اطلاع ہے کہ برطانیہ کے مقامی حکام اس وقت اپنی تمام طاقتیں گندے اور تاریک مکانات کو مسمار کر کے ان کی جگہ لوگوں کے لئے کشادہ اور ہوادار مکانات مہیا کرنے میں صرف کر رہے ہیں۔ چند ماہ قبل وزیر صحت نے ماتحت حکام کے نام سرکلر جاری کیا تھا۔ کہ چونکہ برطانیہ کی اقتصادی حالت کافی اچھی ہے اس لئے انہیں لوگوں کی رہائش کے متعلق بہتر انتظامات کرنے کی طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔

سینٹ لوئیس (امریکہ) کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج کل وہاں مرض خواب کی وبا پھیل رہی ہے جس سے سوئے سوئے آدمی کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اب تک اس مرض سے اٹھارہ نفوس لقمہ اجل ہو چکے ہیں۔ اور یہ وبا ترقی پذیر ہے۔

حکومت عراق نے جمعیتہ اقوام کو ایک تار ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ باغیوں سے لڑائی میں صرف جنگجو باغیوں ہی کا نقصان ہؤا ہے اور سرکاری افواج نے کسی حالت میں بھی ان اشخاص پر ظلم نہیں کیا۔ جو جنگ میں شریک نہیں تھے نیز اس تار میں لکھا گیا ہے کہ باغیوں نے خود ہلاک شدہ اشخاص کی نعشوں کو کچل دیا اور بچوں اور عورتوں کو قتل کر دیا۔ لیکن اب امن و تحفظ بحال ہو گیا ہے اور افواج واپس بلالی گئی ہیں۔

مسز موتی لال نہرو جو آج کل کنگ جارج میڈیکل کالج لکھنؤ میں زیر علاج ہیں۔ ان کے متعلق ۲۵ر اگست کی اطلاع ہے کہ ایکس رے کے ذریعہ معلوم ہؤا ہے کہ انہیں دائیں طرف تیسری پسلی میں پھوڑا یا رسولی ہو گئی ہے۔ ساتھ ہی شدید بخار بھی ہے حالت تشویشناک ہے۔

نیویارک سے ۲۵ر اگست کی اطلاع ہے کہ ریاستہائے متحدہ کے مشرقی ساحل پر زبردست آندھی سے کئی لاکھ ڈالر کا نقصان ہو گیا۔ آندھی کے زور سے ایک دریا کا پل ٹوٹ گیا اور ایک ریل گاڑی دریا میں جاگری۔

بنگال چیمبر آف کامرس نے کلکتہ کی ایک اطلاع کے مطابق گورنمنٹ ہند کو لکھا تھا کہ نیپال گورنمنٹ کے ساتھ ۱۹۲۳ء والے معاہدہ پر نظر ثانی کی جائے۔ مگر معلوم ہؤا ہے کہ گورنمنٹ اس معاملہ کو چھیڑنے کے لئے یہ وقت موزوں خیال نہیں کرتی۔

گاندھی جی کی رہائی کے متعلق اخبار سٹیٹسمین دہلی کو معلوم ہؤا ہے کہ انہیں رہا کرانے میں مسٹر سی ایف اینڈریوز کا بہت دخل ہے۔ پولیٹیکل حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر اینڈریوز کی طرف سے یہ یقین دلانے پر کہ وہ گاندھی جی کو سول نافرمانی ترک کرنے پر آمادہ کر لینگے۔ اور کہ اس طرح مصالحت کی صورت پیدا ہو جائیگی بمبئی گورنمنٹ نے رہا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس خیال کے ساتھ توقع کی جاتی ہے کہ گاندھی جی کے صحتیاب ہونے کے بعد گورنمنٹ سے صلح کی گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔

احمد آباد کے روزانہ اخبار "گجرات سماچار" میں ضلع کھیڑا کے ایک موضع میں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی طرف سے اچھوتوں کے سوشل بائیکاٹ کی ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گاؤں کے اچھوتوں نے اس وجہ سے مردار اٹھانے سے انکار کر دیا کہ انہیں اس کام کا کافی معاوضہ نہ ملتا تھا۔ گاؤں کے اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے فیصلہ کیا ہے کہ اچھوتوں کو کھیتوں میں کام پر نہ لگایا جائے۔ اور نہ ان کے پاس ضروریات زندگی فروخت کی جائیں۔ یہ بھی قرار پایا کہ جو شخص اس فیصلہ کی خلاف ورزی کرے اس سے ایک سو ایک روپیہ جرمانہ لیا جائے۔

مدراس سے ۲۶ر اگست کی اطلاع ہے کہ ۲۵ر اگست کو ایم اینڈ ایس۔ ایم ریلوے پر جب پکالا سٹیشن کے نزدیک ایک مسافر گاڑی پہنچی۔ تو انجن لکڑی کے دو ٹکڑوں سے ٹکرایا ڈرائیور نے نہایت ہوشیاری سے بریکوں کو بند کر کے گاڑی کو کھڑا کر لیا۔ اور اس طرح شدید حادثہ رونما ہونے سے رک گیا۔ دیکھ بھال پر معلوم ہؤا۔ کہ گاڑی کو گرانے کے لئے لائن پر پتھر اور سات سات فٹ لمبے لکڑی کے دو لٹھ رکھے ہوئے تھے۔

یوپی گورنمنٹ نے اچھوت ادھار کے طریقوں پر غور کرنیکے لئے ایک کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا ہے جو ۹ اور دس ستمبر کو بریلی میں ہوگی۔ اور جس میں تقریباً دو سو اچھوت ڈیلیگیٹ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی